يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ

افکار حق کا ترجمان

مجلہ البرہان الحق

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شعبان المعظم

[illegible]

[illegible]

تیرے حصول فضل

کرنل (ر) اشفاق [illegible]

مسائل شرعیہ اور ان کا حل

مفتی [illegible] القادری

[illegible] (2)

[illegible]

مسائل روزہ

اسلام میں گداگری کی ممانعت

از قلم [illegible]

[illegible] پر اعتراض کا جواب

[illegible] القادری [illegible]

[illegible]

[illegible]

التحقیقات الاسلامیہ فاؤنڈیشن

زیر اہتمام
قادیہ کنز برہان فری ڈسپنسری

افکار حق کا ترجمان

واہ کینٹ

مجلہ البرہان الحق

شمارہ 3

مجلس ادارت

افضل شاہد اعوان

0300-0129852

مدیر

سید بادشاہ تبسم بخاری

0300-5097394

مجلس مشاورت

علامہ پیر سید غلام مصطفیٰ شاہ

صاحبزادہ حافظ محمود احمد دریاوی

علامہ مفتی محمد عبد السلام قادری

پیر سید عنایت الحق شاہ

علامہ مفتی کامران مسعود رضوی

مجلس ادارت

مفتی رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

علامہ پیر غلام رسول قاسمی نقشبندی

سید صابر حسین شاہ بخاری

علامہ مفتی سید صابر حسین

نگران

ابو حامد

ظفر القادری

0344-7519992

واہ کینٹ

عبد الغفور ساقی

(UET)

نوٹ: کسی مضمون کی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہوگی

Email:alburhanwah@gmail.com

Email:zaf.wah786@gmail.com

مکتبہ فیضان سنت دکان نمبر 28 سیل، واہ کینٹ

0343-5042217

0302-5122663

فہرست

	اداریہ	مدیر اعلیٰ	03
1	اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شعبان المعظم	ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی	07
2	اختتام عمر اور دلائل قبر	افضل شاہد الحسن	15
3	مسائل درود	محمد رضا المصطفیٰ رضوی	27
4	قبر سے حصول فیض (آخری قسط)	کرنل (ر) الاشرف محمود ہاشمی	29
5	کلام محدث کے بارے میں (3)	ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی	47
6	مجدد الف ثانی کی مختلف جہات (جلد اول) (2)	فیصل خان	55
7	اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ پر اعتراض کا جواب	ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی	66
8	اسلام میں گداگری کی ممانعت	علامہ محمد تبسم بشیر اویسی	71
9	مسائل شرعیہ اور ان کا حل	مفتی رضا المصطفیٰ ظریف القادری	74
10	(ادارہ) تحقیق کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	فیصل خان	82
11	تعارف کتب	افضل شاہد الحسن	85

اداریہ

صدائے دل

ہماری پالیسی

اہل سنت و جماعت کے عقائد و معاملات میں سلف صالحین اور امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی تحقیقات و تصریحات ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہر معاملے اور ہر مسئلے میں ہم ان کی تعلیمات کو مقدم رکھیں گے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے بعد ان کے خلفاء اور تلامذہ کی تحقیقات سے بھی ہم ضرور رہنمائی لیں گے۔

دور حاضر میں اہل سنت و جماعت کے اندر گروپ بندی کا جو سلسلہ چل نکلا ہے اس میں اگر ہم کسی مسئلہ پر کسی کا موقف سلف صالحین اور امام اہل سنت کے خلاف پائیں گے تو اس پر اہل سنت کا موقف دلائل و براہین کے ساتھ ضرور پیش کریں گے۔ مجلہ میں اگر کوئی ایسی تحریر شائع ہوگئی جو کہ قابل گرفت ہو تو اس کی نشاندہی ہونے پر ہم معذرت کرنے میں کبھی بھی نہیں ہچکچائیں گے۔ مجلہ میں شامل کسی بھی مضمون سے اگر کسی کو علمی اختلاف ہو تو اس کے جواب کے لیے ہمارے صفحات حاضر ہیں۔ بدمذہبوں کے عقائد کا رد کرتے ہوئے ہم تہذیب و متانت کا دامن ہرگز نہیں چھوڑیں گے بلکہ دلائل و براہین سے ان کا ابطال کریں گے اور اپنے مسلک کی حقانیت کو واضح کریں گے۔

اسے کیا کہیے؟

ایبٹ آباد میں امریکہ نے ایک فوجی آپریشن کے دوران اسامہ بن لادن کو ہلاک کر دیا ہے۔ ہم نہ صرف امریکہ بلکہ ہر اس تنظیم، گروہ اور ایسے تمام لوگ جو بے گناہ مسلمانوں کا خون بہانے میں شامل ہیں ان کی مذمت کرتے ہیں۔ اللہ کریم ان سب کو ہدایت عطا فرمائے اور اگر

ہدایت ان کے نصیب میں نہیں ہے تو ان کو تباہ و برباد فرمائے۔

حالانکہ ایک معاصر مجلّہ کے مدیر محترم نے اپنے مجلّہ کے اداریہ میں اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ''اسامہ کو امریکی فوجی ہلاک نہ کرتے تو یا تیں بیماریاں انہیں ہلاک کر دیتیں مگر اللہ نے اسامہ کی قسمت میں بستر پر نہیں بلکہ امریکی قذاقوں کے ہاتھوں شہادت کی موت لکھی تھی جو کہ منصب عظیم ہے اور یہ بھی زندہ حقیقت ہے کہ جب تک امریکی وصیہونی دہشت گردی جاری رہے گی تب تک اسامہ جیسے جانباز جنم لیتے رہیں گے.......... کبھی بصورت حسین، کبھی بصورت صلاح الدین ایوبی، کبھی بصورت ٹیپو سلطان، کبھی بصورت افضل حق محمد آبادی اور کبھی بصورت اسامہ بن لادن پھر اچانک آواز گونجے گی جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا''۔

ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ اسامہ بن لادن شہید ہے یا نہیں۔ ہم بعض دانشوروں کی اس بات کو موضوع بحث بنانا چاہتے ہیں کہ اسامہ بن لادن کے کردار سے عالم اسلام کو کیا فائدہ پہنچا اور انہوں نے اسلام کی کون سی خدمت سرانجام دی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہوا ہے کہ دہشت گردی کو اسلام کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ پوری دنیا میں مسلمان غیر مسلموں کی نظر میں نفرت کا نشان بن گئے ہیں۔ لیکن ہمیں گلہ ہے کہ ہمارے ملک پاکستان کے اندر علماء اور مشائخ اہل سنت کو شہید کیا گیا۔ ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی گئی۔ ہمارے مدارس اور مساجد کو خودکش حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ لیکن اسامہ بن لادن یا اس کے ساتھیوں کی طرف سے ایک دفعہ بھی نہ تو ان حملوں سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا اور نہ ہی ان کی مذمت کی گئی۔ لیکن مقام حیرت ہے کہ مدیر موصوف نے نہ صرف اسامہ بن لادن کو شہید قرار دیا ہے بلکہ ان کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ صلاح الدین ایوبی، افضل حق محمد آبادی جیسے مجاہدین اسلام کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔ فیا للعجب!

ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں یہ درد کہنا ہے کہ بعض لوگ اپنی فکر بھی نہیں رکھتے ہیں اور کہا جا

ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا کے مصداق بن گئے ہیں۔

اہل سنت میں انتشار

اگرچہ انتشار تو دیگر مکاتب فکر کے اندر بھی ہر طرح کا اور ہر سطح پر موجود ہے لیکن اہل سنت کے اندر تو اس کے اثرات کچھ زیادہ ہی نظر آنے لگے ہیں اور بجائے کم ہونے کے یہ مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ تنظیمی انتشار تو پہلے سے ہی موجود تھا۔ اب فکری انتشار بھی آہستہ آہستہ سامنے آ رہا ہے۔ اگر اکابر علماء و مشائخ نے اس طرف توجہ نہ دی اور اسے ختم کرنے کی سنجیدہ کوششیں نہ کیں تو نہ صرف یہ کہ انتشار مزید بڑھے گا بلکہ باقاعدہ ایک نیا طبقہ فکر بن جائے گا جو آگے چل کر ناقابل تلافی نقصان کا باعث بنے گا۔

اندرونی چپقلش اور انتشار کی وجہ سے ملکی سطح پر مختلف معاملات میں ہماری کوئی آواز اور موقف سامنے نہیں آ سکتا۔ اگر کوئی موقف سامنے آتا بھی ہے تو اس میں وہ قوت نہیں ہوتی جو کہ منتشر قوتوں کو متحد کر سکے۔ قد آور شخصیات کا میدان میں نہ ہونا یا جو میدان میں موجود ہیں ان کا اپنی شخصیت کو منوا نہ سکنا بھی ایک مسئلہ ہے۔ نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ لیکن ہم بول کر اپنے دل اور ضمیر کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت میں اتحاد و یکجہتی کی جتنی اس وقت ضرورت ہے، اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ یہ اتحاد و یکجہتی فکری و تنظیمی سطح پر انتہائی ناگزیر ہو چکا ہے۔ تنظیمی انتشار سے پہلے فکری انتشار کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے۔ گذشتہ دہائی میں کچھ نئے افکار نے راہ پائی ہے۔ جن کا پہلے وجود نہیں تھا یا اگر وجود تھا تو کوئی اہمیت و حیثیت نہ تھی۔ لیکن اب بعض اہل علم کی طرف سے ان کو پروان چڑھانے کی کاوشیں ہو رہی ہیں اور بات مناظروں تک جا پہنچی ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ عقائد و معاملات میں نت نئے امور نہ بنائے جائیں بلکہ سلف صالحین اور امام اہل سنت امام الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ جیسی آفاقی اور متفقہ شخصیت کی تعلیمات و افکار ہی کو مشعل راہ بنایا جائے۔ خصوصاً عقائد کے معاملات میں تو جو چیزیں سلف صالحین اور امام احمد رضا خان

محدث بریلوی علیہ الرحمہ تک متفق علیہ ہیں ان کو قطعاً نہ چھیڑا جائے۔ فروعی مسائل میں بھی اگر حالات حاضرہ کے تناظر میں اختلاف کرنا ناگزیر ہو جائے تو ہر ایرا غیرا اختلاف کرنے نہ بیٹھ جائے بلکہ مستند و معتبر علماء کی ایک جماعت یہ فریضہ سرانجام دے ورنہ بات کہاں سے کہاں جا پہنچے گی۔

تنظیمی انتشار کے حوالے سے عرض ہے کہ سب سے پہلے تمام تنظیموں کے عہدیدار اپنی انا کو ختم کریں اور ذاتی طور پر اپنے آپ کو اس بات پہ تیار کریں کہ ہر حال میں ہم نے متحد ہونا ہے۔ اس بات کا تہیہ کریں کہ دوسروں کی ترقی اور کامیابی کا زینہ بننے کے بجائے اپنوں کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔ اس کے بعد انتہائی اچھے علماء و مشائخ جن کو ہر سطح پر احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اتفاق رائے سے ان پر مشتمل ایک سپریم کمیٹی بنائی جائے۔ کمیٹی کے بن جانے کے بعد تمام تنظیموں کے عہدیدار مستعفی ہو جائیں۔ اس کے بعد کمیٹی انتخابات کرا کے تمام ذمہ داریاں منتخب عہدیداروں کو سونپ دے۔ انتخاب سے پہلے تمام امیدواروں سے یہ حلف لے لیا جائے کہ وہ نتائج کو تسلیم کریں گے۔ اس کے بعد جو انتشار پھیلاتا ہے اس سے ہر سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔ اس طریقے سے اگر جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہل سنت پاکستان کا دوبارہ اتفاق رائے سے وجود میں آ جائے تو غنیمت ہوگا۔

ع شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

انبیاء کرام کی توہین کیوں؟

کیبل پر موجود ایک ٹی وی چینل آج کل یوسف علیہ السلام کے بارے میں ایک فلم دکھا رہا ہے جس میں دو اداکار یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام کا کردار ادا کر رہے ہیں جو کہ سراسر ان انبیاء کرام کی توہین ہے۔ لہٰذا خود بھی یہ فلم دیکھنے سے اجتناب کریں۔ اپنے اہل خانہ اور بچوں کو بھی اس سے دور رکھیں کیونکہ یہ شرعاً ناجائز ہے۔

ریاض افضل شاہ اعوان

تحریر: ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور شعبان المعظم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

"ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ"۔(سورۃ توبہ آیت ۳۶) ترجمہ: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ان بارہ مہینوں میں ترتیب کے لحاظ سے آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے جو کہ رجب المرجب اور رمضان المبارک کے درمیان ہے جیسا کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے:

"عن اسامہ بن زید قال قلت یا رسول اللہ ﷺ لم ارک تصوم شھراً من الشھور ما تصوم من شعبان قال ذالک شھر یغفل الناس عنہ بین رجب و رمضان وھو شھر یرفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم"۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو تمام مہینوں سے زیادہ شعبان المعظم میں روزہ رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں۔ (یعنی اس کی شان و فضیلت سے) رجب اور رمضان کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے جس میں (بندگان خدا کے) اعمال رب العالمین کی بارگاہ میں اٹھائے جاتے ہیں۔ پس میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل اٹھایا جائے تو میں حالت روزہ میں ہوں۔ (سنن نسائی مترجم ۲/۱۹۸، رقم ۲۳۶۱، سنن کبریٰ بیہقی ۳/۷۷، رقم ۶۲۲۶، مسند احمد ۵/۲۰۱، مصنف ابن ابی شیبہ ۳/۱۰۳، مسند ابو یعلیٰ، شرح معانی الآثار ۲/۸۲)

۱) اس حدیث کی امام ابن خزیمہ نے تصحیح فرمائی۔ (فتح الباری ۵/۲۱۴)

۲) غیر مقلدین کے علامہ ناصر الدین البانی نے اس کو حسن کہا۔ اور احادیث الصحیحہ ۴/۵۲۲، رقم

۱۸۹۸ میں ذکر کیا۔

۳) غیر مقلدین کے مولوی ارشاد الحق اثری نے بھی اسکو حسن کہا۔ دیکھئے (تبیین العجب بما ورد فی فضل رجب ص ۵۰، حاشیہ نمبر ۱۴)

شعبان المعظم کی وجہ تسمیہ:

امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں!

''اور شعبان شعب سے مشتق ہے۔ اور وہ اجتماع ہے۔ اس کے نام کی وجہ یہ ہے کہ اس میں خیر کثیر رمضان المبارک کی طرح جمع کی جاتی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ متفرق ہونے کے بعد اس میں جمع ہوتے تھے۔ اور وہ وہاں جمع ہوتے تھے یا کئی۔ اور ابن درید نے کہا اس لیے اس کا نام رکھا گیا ہے کہ وہ پانی کی طلب میں جدا جدا ہونے کے بعد اس میں جمع ہوتے تھے۔ اور ثعلب سے ہے ان کے غاروں میں جمع ہونے کی وجہ سے اس کا نام رکھا گیا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری ۱۱/۱۲۳)

غنیۃ الطالبین میں ہے کہ

''شعبان میں پانچ حروف ہیں: ش شرف کا ہے، ع علو کا، ب بر کا ہے، الف الفت کا ہے۔ اور ن نور کا ہے۔ اس مہینے میں یہ پانچوں حروف بارگاہ الٰہی سے بندے کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ اس ماہ میں نیکیوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ خطاؤں کو معاف کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر درود کی کثرت کی جاتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین مترجم ۳۶۱)

تحویل قبلہ کا مہینہ!

امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ اسی ماہ مقدس میں کعبہ کو امت محمدیہ کے لیے قبلہ مقرر کیا گیا۔ "قال ابو حاتم رضی اللہ عنہ: صلی المسلمون الی بیت المقدس بعد قدوم المصطفی ﷺ المدینۃ سبعۃ عشر شہرا و ثلاثۃ ایام سواء وذلک أن

قدم ﷺ المدينة كان يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من ربيع الأول وأمره الله جل و علا باستقبال الكعبة يوم الثلاثاء لنصف من شعبان۔ (صحیح ابن حبان ۴/۶۲۰ تحت حدیث ۱۷۱۶، تفسیر قرطبی ۲/۱۵۰ تحت آیت قد نری تقلب وجہك ...الخ)

ترجمہ: ابو حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمانوں نے بیت المقدس کی طرف سترہ مہینے اور تین دن تک حضور ﷺ کے مدینہ تشریف لانے کے بعد نمازیں پڑھیں۔ اور پیر کے دن بارہ راتیں گزرنے کے بعد ربیع الاول شریف کے مہینہ میں (نبی ﷺ) نے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے استقبال کعبہ کا حکم پندرہ شعبان بروز منگل کو دیا۔

درود کی کثرت کا مہینہ:

حضور ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم اسی ماہ مقدس میں نازل ہوا۔ امام سخاوی فرماتے ہیں

"ان الأمر بالصلاة على النبي ﷺ كان في السنة الثانية من الهجرة وقيل في ليلة الاسراء"۔ (القول البدیع ص ۱۹۹ الباب الاول)

ترجمہ: نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم ۲ ہجری میں نازل ہوا اور کہا گیا ہے کہ یہ لیلۃ الاسراء میں نازل ہوا۔

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا "جس نے ہر شعبان کے دن میں نبی اکرم ﷺ پر سات سو مرتبہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے فرشتوں کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے کہ وہ درود شریف آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے اور پہنچاتے ہیں۔ جس سے نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک خوشی و مسرت کا اظہار فرماتی ہے۔ پھر (اللہ تعالیٰ) ان فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ وہ قیامت تک اس شخص کے لیے استغفار کرتے رہیں۔ (القول البدیع ص ۲۱۶)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "اہل السنۃ کی علامت ہے نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا۔ (القول البدیع ص ۱۳۲)

پندرہ شعبان کی رات:

شعبان المعظم میں ایک رات ایسی ہے جس کو عام طور پر شب برات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ رات شعبان المعظم کی پندرھویں رات ہے۔ پورے عالم اسلام میں مسلمان اس رات میں عبادات کی کثرت اور مختلف رسومات کی ادائیگی میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور اس رات کو عظمت و فضیلت والی رات جانتے ہیں۔ مگر آج کل کچھ لوگ اس کی فضیلت کے قائل کو بدعتی کہتے ہیں۔ جو سراسر ظلم اور جہالت ہے۔ آئیے دیکھیں اس رات کی عظمت کیا ہے۔ کسی چیز کے ناموں کی کثرت بھی اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ چند نام علماء سے ثابت ہیں وہ ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱۔ لیلۃ البراءۃ ۲۔ اللیلۃ المبارکۃ ۳۔ لیلۃ الصک

۴۔ لیلۃ الرحمۃ (تفسیر الکشاف ج ۴ ص ۲۷۲، لباب التأویل فی معانی التنزیل ج ۴ ص ۱۱۲)

۵۔ لیلۃ التکفیر ۶۔ لیلۃ القسمۃ ۷۔ لیلۃ الإجابۃ ۸۔ لیلۃ عید الملائکۃ

۹۔ لیلۃ الشفاعۃ ۱۰۔ لیلۃ التقدیر ۱۱۔ لیلۃ التعظیم ۱۲۔ لیلۃ الغفران

۱۳۔ لیلۃ الحیاۃ ۱۴۔ لیلۃ الجائزۃ ۱۵۔ لیلۃ الرجحان (... الزاد للاواخی ... کتاب ... فی ... الحسانی ص ۶)

کل مخلوقات کے لیے پندرھویں شعبان کی رات قدر ہے

چنانچہ حدیث پاک میں ہے حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: عن معاذ بن جبل عن النبی ﷺ قال یطلع اللہ الی خلقہ فی لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک أو مشاحن۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور مشرک اور کینہ پرور کے سوا تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (ابن حبان ج ۱۲ ص ...)

میں جلد ۲ ص ۱۸ ... اتحاف ... جلد ... ص ۲۰ ... جلد ۵ ص ۱۹۱ ...

ماجہ ... جلد ۱ ص ۱۴۳)

امام ہیثمی فرماتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد ۸: ۶۵)

اسی طرح شعب ... [illegible] ... حضرت ... [illegible] ... حضرت ابوبکر صدیق، ... [illegible] ... حضرت ... رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کے مضمون کی روایات ہیں۔

امام غزالیؒ بیان فرماتے ہیں کہ ... حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پندرہ شعبان کی رات ... عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ... (...) تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصہ میں نانا جان ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں ... اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے کہ اس نے حکم دیا ... ایمان والو نبی ﷺ پر درود ... بھیجو ... پڑھنے کا حق ہے۔ ... دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ... اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ ان کو عذاب دے ... استغفار کرتے ہوں۔" (سورۃ الانفال ۳۳)

تیسرے حصے میں نماز پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے "سجدہ کر اور قرب حاصل کر۔"

میں نے عرض کیا جو شخص یہ عمل کرے اس کے لیے کیا ثواب ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا ... رسول اللہ ﷺ ... آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے پندرہ شعبان کی رات کو زندہ کیا اس کو مقربین میں ... جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... فاما ان کان من المقربین ۝ (سورۃ الواقعہ ۸۸) میں ... لکھا جاتا ہے۔ (القول البدیع امام سخاوی ص ...)

... مجرم ... والوں کے فیصلے کی رات

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

[illegible] شعبان [illegible]

أحب [illegible] وأنا [illegible] عمل صالح [illegible] تاريخ بغداد

ج [illegible]

ترجمہ: [illegible] شعبان میں لکھی جاتی ہے [illegible] جب میری [illegible] لکھی جائے تو میں اپنے رب کی عبادت [illegible]

[illegible]

دوسری روایت میں ہے:

حضور اقدس ﷺ شعبان المعظم سے زیادہ کسی [illegible] روزے [illegible] تھے، کیونکہ اس میں [illegible] کی روحیں [illegible] اس میں لکھا جاتا ہے [illegible] کا [illegible] اس میں [illegible] ہوتا ہے۔ (تاریخ ابن عساکر [illegible])

یہ دونوں روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے [illegible] بات حضرت ابو ہریرہ، حضرت [illegible] سعد رضی اللہ عنہم سے بھی [illegible]

عبادت کی رات

اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت [illegible] القدر [illegible] سے

بخشش کی امید رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

ترجمہ: حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] تمام مخلوق کی مغفرت کرتا ہے [illegible]

[illegible] مشرک

[illegible]

[illegible] حاکم [illegible] المعجم الكبير [illegible]

[illegible])

[illegible]

[illegible] معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] ليلة النصف من شعبان»

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الترغيب والترهيب [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible] السنن الكبرى للبيهقي [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] كتاب الأم [illegible]

سنن الكبرى للبيهقي [illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (اقتضاء الصراط المستقیم [illegible])

[illegible] (اہل حدیث) [illegible]

سوال: [illegible] شعبان [illegible] شب قدر [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible] انما الاعمال بالنیات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تحریر و تحقیق: افضل شاہد [illegible]

اختتام سحر اور اذان فجر

علماء و خطباء کے لیے ایک توجہ طلب مسئلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

اسلام میں جن عبادات کے لیے وقت مقرر کیا گیا ہے ان عبادات کو اسی وقت پر ادا کرنا انتہائی ضروری ہے ورنہ وہ عبادت غارت ہو جائے گی اور [illegible] گناہ لازم کی مصداق بن جائے گی۔ ان عبادات میں روزہ اور نماز سے پہلے اذان بھی شامل ہے۔

روزہ کا وقت صبح صادق سے [illegible] غروب آفتاب تک ہے اگر اس وقت کی پابندی نہ کی جائے تو کسی صورت روزہ درست نہیں ہوگا اور سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوگا یعنی اگر کوئی مسلمان صبح صادق کے بعد یا غروب آفتاب سے پہلے قصداً کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ اسی طرح نماز کے لیے بھی وقت متعین ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا [illegible] نماز وقت مقرر پر مومنوں پر فرض کی گئی ہے۔ نماز سے پہلے اذان جو کہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جانی [illegible] سنت مؤکدہ ہے۔ [illegible] یقیناً [illegible] اذان کے لیے بھی وقت کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ [illegible] اگر وہ بھی وقت مقرر [illegible] شامل کی گئی تو وہ بھی برباد ہو جائے گی۔

[illegible] قارئین اور خصوصاً علماء [illegible] اس اہم مسئلہ کی طرف [illegible] چونکہ [illegible] روزہ [illegible] کا وقت صبح صادق سے پہلے [illegible] کا وقت صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے [illegible] کوئی صورت [illegible] ہم [illegible] بند کرنے کے لیے [illegible] ہوتا ہے اور نماز کے لیے [illegible] کا وقت

[illegible]

[illegible]

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر سے قبل اذان دے دی تو حضور ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ بلند مقام پر چڑھ کر یہ اعلان کریں کہ عبد (بلال) سو گیا تھا اور [illegible] ہو گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ اعلان کرتے اور کہنے لگے کاش بلال کو اس کی ماں نہ جنتی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے صبح صادق ہونے پر دوبارہ اذان دی۔"

پھر طحاوی مستدرک حاکم کے حوالے سے لکھتے ہیں

"ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت بلال نے فجر سے پہلے اذان دے دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر ابھارا؟ عرض کی حضور سو کر اٹھا میں نے گمان کیا کہ صبح صادق ہو گئی۔ حضور ﷺ نے حکم دیا کہ مدینہ میں تین بار اعلان کریں کہ [illegible] نیند کی حالت میں تھا۔ پھر حضور ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی۔"

اس حدیث سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اذان قبل الفجر مشروع نہیں ہے [illegible] اگر غلطی سے دے دی گئی تو وقت ہونے پر دوبارہ دینی چاہیے۔ (طحاوی [illegible] جلد [illegible] ص [illegible])

[illegible]

[illegible]

بعد ہے۔ چنانچہ دیوبندی مکتبۂ فکر کے امام مفتی محمد شفیع "روزے کے مسائل میں احتیاط کا حکم" کے عنوان کے تحت "تلک حدود اللہ فلا تقربوھا" کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اسی طرح سحری کھانے میں احتیاط وقت ختم ہونے سے اتنا پہلے ختم کرے، اور افطار میں دو تین منٹ مؤخر کرنا بہتر ہے اس میں بے پرواہی اور سہل انگاری اس ارشادِ خداوندی کے خلاف ہے۔" (معارف القرآن جلد اول ص 456)

سورۃ البقرۃ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

"وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ"

ترجمہ: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پو پھٹ کر (کنز الایمان)

اس آیت مبارکہ میں رات کو سیاہ ڈورے اور صبح صادق کو سفید ڈورے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

امیرِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس قادری اس آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں!

"اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ کا اذانِ فجر سے کوئی تعلق نہیں یعنی فجر کی اذان کے دوران کھانے پینے کا کوئی جواز ہی نہیں، اذان ہو یا نہ ہو، آپ تک آواز پہنچے یا نہ پہنچے، صبح صادق ہوتے ہی آپ کو کھانا پینا بالکل ہی بند کرنا ہوگا۔" (فیضانِ رمضان ص 122 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

مولانا محمد حنیف اختر لکھتے ہیں!

"اکثر لوگ فجر کی اذان ہونے تک سحری کھاتے پیتے رہتے ہیں اور اس طرح اپنا روزہ ضائع کر دیتے ہیں، کیونکہ روزہ کا تعلق اذانِ فجر سے نہیں بلکہ صبح صادق سے ہے اور صبح صادق سے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے۔" ([illegible])

([illegible] مسائلِ مصطفیٰ [illegible])

[illegible] سحری کا جو وقت ختم ہونے کا ہے اس سے پانچ منٹ پہلے [illegible] تاکہ

[illegible] کھانے پینے [illegible] صادق [illegible] کیونکہ [illegible]

[illegible] کا وقت [illegible] کا وقت ختم ہونے

کے بعد شروع ہوتا ہے [illegible] وقت [illegible] پانچ منٹ [illegible]

[illegible]

قاری [illegible] لکھتے ہیں!

"سحری [illegible] وقت میں افضل ہے [illegible] طلوع

[illegible] کے مطابق [illegible] سحری [illegible] احتیاط

[illegible] ختم [illegible] (رمضان المبارک [illegible])

[illegible] لکھتے ہیں!

"[illegible] صادق ہونے سے [illegible]

[illegible] صادق کے بعد [illegible] پہلے

[illegible] مسجدوں میں اذان [illegible] کا وقت

[illegible] پانچ منٹ پہلے سحری [illegible]

[illegible]

مولانا [illegible] صاحب [illegible]

لکھا ہے:

"[illegible]

[illegible]

[illegible] صادق سے پہلے [illegible]

[illegible]

سحری بند ہونے کا وقت ہو جاتا ہے اور یہ مناسب وقت ہے صبح صادق سے چند منٹ پہلے کی

جائے [illegible] کی کتاب، [illegible]

یہی مولانا صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں

"رمضان شریف میں اس فجر صبح صادق سے پہلے [illegible] اور جلدی [illegible]

اس کے بعد ہونا ضروری ہے جیسے آذان میں [illegible] چند منٹ کی تاخیر [illegible]

ضروری ہے۔ (ایضاً [illegible])

سحری سے متعلق ایک خطرناک غلطی:

مذکورہ بالا عنوان کے تحت [illegible] صاحب فکر [illegible] دو عوامل [illegible] سحری [illegible]

[illegible] اور پیشگی [illegible] کی طرف سے ایک [illegible] [illegible] کی تحریر [illegible]

ملتی ہے۔

[illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] سے [illegible]

حضرت فجر کی [illegible] شروع ہونے تک سحری کھانے کا [illegible] سمجھتے ہیں [illegible]

[illegible] ختم ہونے تک [illegible] بعض لوگ سحری [illegible] بعض [illegible] [illegible] تک سحری

کھانے میں مشغول ہو گئے ہیں [illegible] سحری ختم کرنے کا تعلق اس سے نہیں بلکہ صبح صادق

[illegible] سے [illegible] کے [illegible] صبح صادق سے شروع

ہو جاتا ہے اس [illegible] حقیقت [illegible] [illegible] سمجھ [illegible] اس

صادق [illegible] کے بعد [illegible] اور [illegible] کی [illegible] تو [illegible] [illegible] صبح

صادق ہونے سے پہلے ہو گئی تو پھر [illegible] اس فجر کی جماعت [illegible] [illegible] [illegible] اس

سحری ختم ہونے کا [illegible] اس صبح صادق سے پہلے [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کے [illegible] اور اسی طرح [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] سحری ختم ہونے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تحریر: [illegible]

مسائلِ روزہ

[illegible]

قبر سے حصول فیض (آخری قسط)

48-D ... 0300-5570547

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہیں ہو سکتے [illegible] سے کیا خوب ہے

شہری ہو دیہاتی ہو مسلمان [illegible]

[illegible] حرم کا [illegible] کے اندر [illegible]

[illegible] ایسی [illegible] تعریف میں [illegible]

[illegible] آپ کی [illegible] محبت میں [illegible]

[illegible] اور سال [illegible]

میں جھونک رہے ہیں۔

میں پچھلے کافی عرصے سے کسی ایسے شخص کی تلاش میں ہوں جس کا [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے [illegible] جن کا

[illegible] شخص [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] شخص

[illegible] کامل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الحمد للہ [illegible]

[illegible] الحمد للہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے نہیں [illegible] تو جس طرح مرشد پہلے
انہیں [illegible] بخشتے ہیں اسی طرح [illegible] تب اس کے متعلق سوچیں گا

یہ تفصیل لکھنے کا مقصد آپ [illegible] ہے [illegible] تا ہے کہ
ہم میں کسی بھی شخصیت [illegible] کی قابلیت ہونی چاہیے کہ وہ صاحب [illegible] شخصیت
سے [illegible] بھی [illegible] یا وہاں [illegible] ہم ظلمت میں سے [illegible]
[illegible] نہیں آ سکے؟

کوئی ایسا [illegible] شخص جس کے متعلق [illegible] اس کو [illegible] کی محبت
[illegible] سب سے پہلے اس بارے میں تحقیق کی ضرورت
[illegible] بھی ہم [illegible] کا شکار ہو گئے ہیں [illegible] کسی صاحب سے متعلق [illegible] کہ
بہت سے [illegible] ہیں [illegible] جاتے ہیں تو محسوس [illegible] تے ہیں
[illegible] حضرت کی حالت [illegible] مقامات [illegible]
حالات [illegible] ہوتے ہیں [illegible] کیا
آپ [illegible] شخص [illegible] ہے؟ [illegible] محسوس [illegible] متعلق
[illegible] ہے جس میں [illegible] عوام [illegible] آدمی [illegible] ہو کر [illegible] ہو گی
[illegible] قلندر [illegible] عبادت سے متعلق کہتے
[illegible] ہیں کہ [illegible] ﷺ [illegible] معاف [illegible] قلندر صاحب کو
[illegible] سے پوچھیے کہ وہ شخص جو [illegible]
[illegible] معاف کر دی گئی ہے وہ [illegible] یا نہیں؟

[illegible]

[illegible] سب سے پہلے [illegible]
[illegible] جب تک

ملک نور یہ مقام حاصل ہوا تب تک مزار سے فیض پہنچتا رہا ہے۔ تحقیق یہ لوگ
صحبت میں بیٹھے بھی یہاں کا پتا دکھائی جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

اگر چہ کسی وقت طالب تربیت کا کام ہوتا ہے تو مرید چاہتا ہے کہ اس امر میں
فائدہ [illegible] (مکتوب شریف [illegible] 313 [illegible])

میں یہ سمجھتی ہوں کہ [illegible] چشمہ رحمت کھلتے ہی نہیں، ہم [illegible] تھے تو صحبت سے استفادہ کا طریقہ [illegible] آپ [illegible] صحبت سے سیکھا ہے؟ حضرت محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف [illegible] میں آپ مرشد کامل حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق [illegible] رقم طراز ہیں

باب [illegible] اس بات کا [illegible] سے فیض ہوتا ہے یا نہیں اور جو قبروں سے فیض لیتے [illegible] طریقہ بتاتے ہیں [illegible] منتشر ہوتا ہے [illegible] ہم نے بھی بہت قبروں سے فیض پایا [illegible] ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روح مبارک سے فیض لینے لگے بہت سی [illegible] ہم بیٹھے تھے [illegible] دھیان کرنے لگ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible] ہاتھ کی انگلیاں [illegible]
پھر [illegible] ہاتھ کی انگلیوں [illegible]

پھر ایک روز ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فیض لے رہے تھے ہم نے دیکھا [illegible] طرح معلوم ہوا؟ پھر ہمیں بتایا گیا [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ فیض [illegible] رہے تھے وہ ہمیں [illegible] ہوئی [illegible] معلوم [illegible]
اس تجلی [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

بات نائنٹی ... واقعہ نقل ہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ ایک بار مجھے کسی وجہ سے گاؤں
میں جمعہ کی نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا، جہاں ایک مختصر دعا کے بعد مولوی صاحب خطبہ سنا رہے تھے
جس میں ایک نکتہ تھا کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ جب کبھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی کوئی
درخواست یا خواہش منظور نہ فرماتے تو وہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی
درخواست پیش کرتے اور حضور ﷺ سے منظور کرا دیتیں۔ حضور نبی کریم ﷺ بی بی فاطمہ رضی اللہ
عنہا کی ہر درخواست یا گزارش خوشی سے منظور فرما لیتے

جمعہ کی نماز کے بعد میں نے نوافل پڑھ کر حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روحِ
مبارک کو ایصالِ ثواب کی نیت سے پڑھ کر دعا کی کہ یا اللہ میں درخواست کرتا ہوں کہ حضرت
بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک میری یہ درخواست پہنچا دی جائے کہ وہ میری ایک درخواست اپنے
ابا حضور ﷺ کے حضور میں پیش کر کے منظور کرا لیں۔ میں نقلی روحانی ... میں
اللہ کے راستے پر چلنے کی طاقت نہیں رکھتا ... اگر واقعی حقیقت ہے تو مجھے اس سے
کوئی ترکیب اور توفیق عطا فرما دی جائے

چند روز کے بعد ... کی جانب سے ایک عجیب خط موصول ہوا ... وہ مشرف
... تھیں اور بہت ... درود شریف پڑھا کرتی تھیں۔ انہوں نے لکھا تھا:

The other night I had the good fortune to see "Fatimah" daughter of the Holy Prophet (Peace be Upon Him) in my dream. She talked to me most graciously and said, "Tell your brother in law Qudrat Ullah Shahab, that I have submitted his request to my exalted Father who has very kindly accepted it."

کوسٹ کا ... [illegible] ... پنڈی شریف میں شائع شدہ رسائل مجھ کو بھجواتے ... [illegible] ... لوگوں کی تلاش میں بہت گھوما ... [illegible] ... لوگوں سے ملا ہوں لیکن ان میں سے صرف ... [illegible] ... اور حضرت پیر اعظم شاہ) ایسے تھے جو ... [illegible] ... میں مجھے کامل محسوس ہوئے لیکن دونوں ... [illegible] ... میں صرف ایک حضرت کو کسی حد تک دسترس تھی لیکن ان سے ... [illegible] ... طریقت پر کامل جماعت نظر نہیں آئی ... [illegible] ... شریف میں پیر ... [illegible] ... حضرت صدیق احمد ... [illegible] ... جماعت بنانے میں کامیاب ہوئے لیکن آپ علیہ رحمت کے وصال کے بعد ... [illegible] ... تربیت کی ... [illegible] ... طریقت ... [illegible] ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... طور پر ... [illegible] ... کامیابی ... [illegible] ... حضرت خواجہ ... [illegible] ... سیالوی علیہ رحمت ... [illegible] ... شریف ... [illegible] ... حضرت ... قمر الدین سیالوی علیہ رحمت ... [illegible] ... بھائی تھے لیکن ... [illegible] ... انہیں ... [illegible] ... ویسے بھی ... [illegible] ... ہستیاں ... [illegible] ... نظر آتی ہیں جن کی ... [illegible] ... قائل ... [illegible] ... لوگوں کو ... [illegible] ... قائل ... [illegible] ... تجربے کے ... [illegible] ... کے ... [illegible] ... آپ ... [illegible] ... ہوتے تھی

1۔ سیاست ... [illegible] ... بڑے لوگوں سے تعلقات وغیرہ

2۔ تعویذات کے ... [illegible] ... کامیاب ... [illegible] ... کرنے

3۔ ... [illegible] ... جھوٹی ... [illegible] ... ملتے ہیں سے

بہت عرصہ ... [illegible] ... ایک گاؤں میں ... [illegible] ... حافظ صاحب کے پاس ... [illegible] ... شادی ... [illegible] ... حافظ ... [illegible] ... تعویذ ... [illegible] ... شادی ... [illegible]

کے پیچھے [illegible] کے بعد [illegible] طرف [illegible] تو اس طرف [illegible]
[illegible] ہو گئے [illegible] تو [illegible] ہو گئے [illegible] بہت تفصیل [illegible]
[illegible] سے [illegible] اصل [illegible] کی۔

4۔ اللہ تعالیٰ [illegible] رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلقات [illegible] طریقے [illegible] وہاں تک [illegible]
جن میں [illegible] مثلاً حضرت [illegible]
[illegible] مظلم [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ

سورۃ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]
اللہ تعالیٰ [illegible] رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ [illegible]
حضرت [illegible] گستاخ [illegible] پناہ [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] سورۃ [illegible] کوشش [illegible]
[illegible] ثواب [illegible]

[illegible] کے پیچھے [illegible]
[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] ہونا چاہیے [illegible]
حضرت صاحب مظلم [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
[illegible] کے [illegible]
حضرت صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا

[illegible]
[illegible]
[illegible] کوئی فرق نہیں لیکن [illegible]
[illegible] عشق [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

مصنف ہے اور جو حضرت [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کو اپنے رب کی اصلی مدد حاصل ہے

کہ بار بار ان کے حضور منصب کار [illegible] مطالعہ [illegible] ہے [illegible] اشاعت

[illegible] 1990ء [illegible] رجب 1410ھ صفحہ 64)

تجربہ سے کی بات [illegible] میں پہنچ سکتے ہیں [illegible] کی ہوا اور دیا جا سکتا۔

اس تمام بحث سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ فیض لینے والوں کے لیے صاحب مزار سے پہلے [illegible] وہ مقام حاصل ہونا چاہیے کہ جس کے پاس حصول فیض کے لیے حاضر ہو رہا ہے ان کے [illegible] قبر میں [illegible] بھی کی [illegible] سے مدفون شخصیت کے متعلق ہی معلوم نہیں ہو پاتا کہ ان کے [illegible] میں [illegible] بھی یا کسی [illegible] ہے [illegible] اس کی صحبت میسر ہے ان سے [illegible] فوت شدہ شخصیت جو [illegible] کے نیچے ہے [illegible] ان کے متعلق [illegible] درست ہو سکتی ہے [illegible] تب تک اس مقام تک پہنچا کر

وہم اور یقین میں فرق کر سکے

یقین کو یقین کی حد تک درست محسوس کر سکے

مدفون صاحب فیض سے فیض لے سکے

تب تک کے لیے حصول فیض کے [illegible] میں بہت احتیاط برتنی چاہیے۔ اس مقام تک [illegible] کرنا چاہیے کہ ان خطروں میں پڑنے کی بجائے [illegible] احکام شریعت اور [illegible] ﷺ کی سنتوں پر عمل [illegible] اس رشتے کی [illegible] کے لیے بھی کوشش [illegible] کرتے [illegible] حبیب پاک ﷺ کے صدقے [illegible] عطا فرمائے

جس طرح حصول فیض کے لیے فیض لینے کا طریقہ اور [illegible] ضروری ہے اسی طرح فیض [illegible] کے لیے بھی [illegible] کا طریقہ [illegible] ضروری ہے [illegible] شخص [illegible] کی شخصیت [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] محبوب

[illegible] رحمۃ اللہ علیہم

حضرت [illegible] رضی [illegible] صحابی رسول ﷺ ہیں [illegible]

سب سے بڑی [illegible] کے [illegible] قبرستان میں مدفون ہیں [illegible]

[illegible] مشہور [illegible]

پتہ چل جاتا ہے۔ انہیں میں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک پر [illegible]

[illegible] کی نسبت [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] عمل کی شدت کے

[illegible]

[illegible] جہاں میں [illegible] حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] محبوب [illegible]

[illegible]

[illegible] confirmation کی

ملی

حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

حافظ ظفر اللہ [illegible]

کچھ علم حدیث کے بارے میں (قسط 3)

علم حدیث سے ناواقف لوگوں [illegible] کے مسلمانوں کو علماء نے خصوصاً حضور ﷺ [illegible] سے [illegible] کہتے ہیں [illegible] وہ حدیث [illegible] [illegible] میں [illegible] علوم کے لیے [illegible] اور [illegible] کی تعلیم [illegible] مشکل [illegible] علم حدیث کا اہم [illegible] [illegible] کہ علم حدیث [illegible] اور [illegible] علم [illegible] [illegible] ایک [illegible] جائے گا۔

ضعیف حدیث کا بیان

لغوی تعریف: لغت کے اعتبار سے ضعیف قوی کی ضد ہے۔ ضعف حسی بھی ہوتا ہے اور معنوی بھی۔ یہاں ضعف سے مراد معنوی ضعف ہے

اصطلاحی تعریف: ہر وہ حدیث جس میں حدیث صحیح اور حدیث حسن کی شرائط و صفات جمع نہ ہوں وہ حدیث ضعیف ہے۔ (مقدمہ ابن الصلاح صفحہ ۲۰ النوع الثالث معرفۃ الضعیف من الحدیث)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كل حديث لم تجتمع فيه صفات القبول (ہر وہ حدیث جس میں صفات قبول جمع نہ ہوں وہ حدیث ضعیف ہے)

ضعیف حدیث کی اقسام: ضعیف حدیث کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم یہ ہے کہ اس کا ضعف [illegible] مثلاً ضعف [illegible] راوی کے حفظ یا تدلیس کی وجہ سے ہے تو یہ حدیث ضعیف متابعات اور شواہد کے ساتھ [illegible] [illegible] قوت [illegible] حسن لغیرہ یا صحیح لغیرہ [illegible]

۲۔ وہ ضعیف حدیث ہے جو راوی کے [illegible] وغیرہ کی وجہ سے [illegible] [illegible] کذب [illegible]

۱۔ [illegible] حدیث [illegible] کے [illegible]

۲۔ [illegible] حدیث [illegible] حدیث ضعیف [illegible] سے [illegible] موضوع ہے [illegible] میں [illegible]

۳۔ [illegible] حدیث [illegible] ہیں [illegible] حدیث [illegible]

قارئین [illegible] حدیث ضعیف کی دو قسموں [illegible] دونوں قسموں کا حکم اور [illegible] ہیں [illegible] حدیث ضعیف کا [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] جاتے ہیں

حدیث ضعیف فضائل میں معتبر ہے

حدیث ضعیف فضائل اعمال اور مناقب کے باب میں بالکل قابل قبول ہے۔ چنانچہ امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قال العلماء من المحدثين والفقهاء وغيرهم يجوز ويستحب العمل في الفضائل والترغيب والترهيب بالحديث الضعيف ما لم يكن موضوعا (الاذكار المنتخبة من كلام سيد الابرار للنووي ص [illegible])

محدثین، فقہاء اور علماء فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال، ترغیب و ترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جبکہ موضوع نہ ہو۔

اسی طرح علامہ ابن حجر مکی علیہ [illegible] نے فضائل کے سلسلے میں حدیث ضعیف پر عمل کے سلسلہ میں [illegible] قد اتفق العلماء على جواز العمل بالحديث الضعيف في فضائل الاعمال لانه ان كان صحيحا في نفس الامر فقد اعطي حقه من العمل به والا لم يترتب على العمل به مفسدة تحليل ولا تحريم ولا ضياع حق للغير (الفتح المبين شرح الاربعين)

ترجمہ: سب متفق ہیں فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے پر بلکہ وہ مقبول ہے کیونکہ یہ حقیقت میں صحیح ہے تو اس پر عمل درست ہے اس کا حق ادا ہوا ورنہ اس پر عمل سے حلال حرام نہ ہوگا نہ دوسرے کے حق کا نقصان کرے گا خطرہ نہیں ہے

فتح القدیر میں ہے: "الضعیف غیر الموضوع یعمل به فی فضائل الاعمال"

(فتح القدیر، ج1، ص303 مطبوعہ مصر)

ترجمہ: فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل کیا جائے گا اس شرط پر کہ وہ موضوع نہ ہو۔

اسی طرح مقدمہ امام ابو عمرو ابن الصلاح، مقدمہ جرجانی شرح التحفہ، تقریب النووی اور اس کی شرح تدریب الراوی میں ہے: محدثین وغیرہم علماء کے نزدیک ضعیف سندوں میں تساہل اور ضعف کو بیان کیے بغیر ہر قسم کی حدیث کی روایت اور اس پر عمل فضائل اعمال وغیرہ امور میں جائز ہے جن کا عقائد و احکام سے تعلق نہیں۔ امام احمد بن حنبل و امام عبد الرحمن بن مہدی و امام عبد اللہ بن مبارک وغیرہم ائمہ سے اس کی تصریح منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب ہم حلال و حرام میں حدیث روایت کرتے ہیں تو سختی کرتے ہیں اور جب فضائل میں روایت کرتے ہیں تو نرمی کرتے ہیں۔ (تدریب الراوی، ص298 مطبوعہ ... بحوالہ فتاوی رضویہ، ج5 ...)

اسی طرح مقاصد حسنہ ص... موضوعات کبیر ملا علی قاری ص... قوت القلوب امام ابو طالب محمد بن علی مکی ... مقدمہ ابن الصلاح ص... کتاب الاذکار امام نووی، مرقات شرح مشکوٰۃ ج2 ... میں ہے۔ تفصیل کے لیے فتاوی رضویہ جلد 5 میں رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث ضعیف کی تقویت کی وجوہ: کبھی حدیث ضعیف متعدد اسناد سے مروی ہو کر حسن بن جاتی ہے کبھی تلقی بالقبول وغیرہ ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں

"بے شک جمہور محدثین نے حدیث ضعیف کو کثرت طرق سے حجت مانا ہے اور اسے صحیح اور کبھی حسن سے ملحق کیا۔" (میزان الشریعۃ الکبری ... مطبوعہ مصر)

اسی طرح مرقات شرح مشکوٰۃ ۳/ ۱۰ ، لامع الدراری ... ۳۳۶، فتح القدیر ۲/ ۲۶۶، میزان الکبریٰ للشعرانی ۱/ ۲۸، ... اثر ۸۳، التعقبات علی الموضوعات میں ذکر ہے۔

۳۔ کسی حدیث ضعیف پر اہل علم کا عمل اس کو حسن بنا دیتا ہے۔ یعنی علماء کا ایسی ضعیف حدیث پر عمل کرنا شروع کر دیں وہ ضعیف نہ رہے گی بلکہ حسن ہو جائے گی

مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے: یعنی امام ترمذی سے روایت حدیث غریب ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ یہ معروف ہے امام نووی سے نقل کیا ہے اس کی سند ضعیف ہے تو گویا امام ترمذی اہل علم سے حدیث کو قوت دینا چاہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم" (مرقات شرح مشکوٰۃ ۲/ ۱۰ مطبوعہ ملتان)

اسی طرح تعقبات ص ۳ میں ہے

۳) مجتہد جس حدیث ضعیف سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ رد المحتار میں فرماتے ہیں: "ان المجتہد اذا استدل بحدیث کان تصحیحا له كما في التحرير وغيره" مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ جس طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے فرمایا۔

۴) اسی طرح امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں کبھی تجربہ اور کشف سے بھی ضعیف حدیث کو قوت مل جاتی ہے۔ جیسا کہ مرقات ۳/ ۲۲۲ و میزان الکبریٰ للشعرانی ۱/ ۷۵ میں ہے

ضعیف ترین سندیں ( ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سند سے ضعیف ترین سند یہ ہے "صدقة الدقيقي عن فرقد السبخي عن مرة الطيب عن ابي بكر الصديق رضي الله عنه"۔

۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے ضعیف ترین سند یہ ہے "عمرو بن شمر عن جابر

الجعفي عن الحارث عن علي رضي الله عنه

۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے ضعیف ترین حدیث: السری بن اسماعیل عن داؤد بن یزید الاودی عن ابیه عن ابی هریرة رضی الله عنه۔

۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے ضعیف ترین حدیث: نسخة عند البصريين عن الحارث بن شبل عن ام النعمان عن عائشة رضي الله عنها۔

۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند سے ضعیف ترین حدیث: شریک عن ابی فزارة عن ابی زید عن ابن مسعود رضي الله عنه۔

۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے ضعیف ترین حدیث: داؤد بن المحبر بن قحذم عن ابيه عن ابان بن ابي عياش عن انس رضي الله عنه۔

(ماخوذ از شرح تقریب النواوی)

موضوع روایت:

لغوی تعریف: موضوع "وضع" سے ماخوذ ہے جس کے معنی گرانے اور چھوڑنے کے ہیں۔ موضوع روایت کو بھی موضوع کہتے ہیں کیونکہ یہ رتبے سے گر جاتی ہے ... ہے۔ ... "... " میں کہتے ہیں: جہاں تک لغوی معنی کا تعلق ہے ... موضوع کے معنی غلط طور پر منسوب بات کے کہے جاتے ہیں ... اور ... بھی ہے ... معنی زیادہ مناسب ہیں۔

اصطلاحی تعریف: حافظ ابن صلاح موضوع کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "... المختلق المصنوع" ...

ملا علی قاری ... شرح نخبۃ الفکر میں لکھتے ہیں: "الموضوع هو الحديث ..."

الضعیف ... موضوع وہ حدیث ہے جس میں کذب راوی کی وجہ سے طعن ہو

(شرح نخبۃ الفکر ملا علی قاری ص ...)

روایت کا موضوع ہونا چند قرائن سے ثابت ہوتا ہے امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ... کی وجہ سے حکم وضع کی طرف راہ چلنا ممکن نہیں ہے ہاں موضوعیت یوں ثابت ہوتی ہے کہ اس روایت کا مضمون

(۱) قرآن عظیم (۲) یا سنت متواترہ (۳) یا اجماع قطعی قطعیات الدلالۃ

(۴) یا عقل صریح (۵) یا حس صحیح (۶) یا تاریخ یقینی کے ایسا مخالف ہو کہ احتمال تاویل و تطبیق نہ رہے

(۷) یا معنی شنیع و قبیح ہوں جن کا صدور حضور پر نور صلوات اللہ علیہ سے منقول نہ ہو جیسے معاذ اللہ کسی فساد یا ظلم یا عبث یا سفہ یا مدح باطل یا ذم حق پر مشتمل ہونا

(۸) یا ایک جماعت جس کا عدد حد تواتر کو پہنچے ... میں احتمال کذب یا ایک دوسرے کی تقلید کا نہ رہے اس کے کذب و بطلان پر گواہی مستندا الی الحس دے

(۹) یا خبر کسی ایسے امر کی ہو کہ اگر واقع ہوتا تو اس کی نقل و خبر مشہور و مستفیض ہو جاتی مگر اس روایت کے سوا اس کا کہیں پتا نہیں

(۱۰) یا کسی حقیر فعل کی مدحت ... اور اس پر وعدہ و بشارت یا صغیر امر کی مذمت اور اس پر وعید و تہدید میں ایسے بڑے مبالغے ہوں جنہیں کلام معجز نظام نبوت سے مشابہت نہ رہے ... صورتوں میں تو صرف حکم موضوعیت ہی ہے

یہاں تک ... موضوع کہا جاتا ہے ... لفظ رکیک و سخیف ہوں ... ناقل مدعی ہو کہ یہ بعینہ الفاظ ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں ...

(۱۲) یا ناقل رافضی ... اہل بیت ... فضائل میں ... جیسے حدیث ...

(فتاوی رضویہ ... ج ... ص ...)

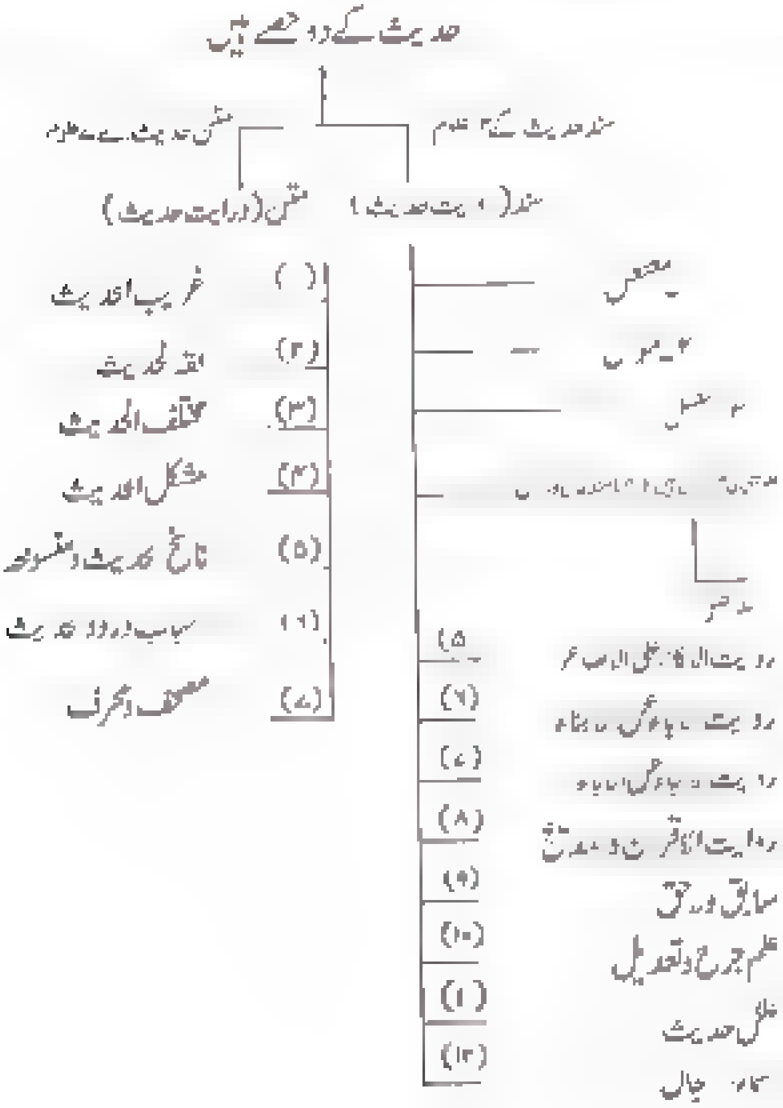

حدیث کے دو حصے ہیں
سند حدیث کے علوم
متن حدیث سے علوم
سند (روایت حدیث)
متن (درایت حدیث)
(۱) غریب الحدیث
(۲) فقہ الحدیث
(۳) مختلف الحدیث
(۴) مشکل الحدیث
(۵) ناسخ حدیث و منسوخ
(۶) اسباب ورود حدیث
(۷) مصحف و محرف
معنعن
سابق و لاحق
علم جرح و تعدیل
علل حدیث

تحقیق و تحریر: فیصل خان ☆

منحة الحي في كشف ظلمات زبير علي زئي (قسط 2)

امام شعبی اور مسئلہ تدلیس کی تحقیق

جب سے ہم نے یہ لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ثابت ہے تب سے غیر مقلد زبیر علی زئی صاحب مختلف کوششیں کر رہے ہیں مگر ہر بار ناکام ہو رہے ہیں۔ ... غلطی سے تحقیق کے نام پر چلتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں سفیان ثوری کی تدلیس ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ... اس حدیث کے خلاف تحقیق کے نام ... کر دیئے ... اس روایت کو ضعیف کہنا شروع کر دیا ... غیر مقلد ... امام شافعی ... غیر مقلد نے اپنی کتاب ... امام شافعی اور مسئلہ تدلیس کے نام سے ایک مضمون لکھا ہے ... فرماتے ہیں!

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے ایک دفعہ بھی تدلیس کی تو اس سے ... مدلس کی ہر وہ روایت ... (... ص ...)

موصوف مزید ارشاد فرماتے ہیں!

اس کے بعد امام شافعی نے فرمایا ... ہم کسی مدلس سے اس حدیث کو قبول نہیں کرتے ... جب تک وہ حدثنی یا سمعت نہ کہے ... (... ص ...)

یہی مضمون ... طریقے سے ... لکھتے ہیں

امام شافعی کے ... اصول سے معلوم ہوا کہ جس راوی نے ... زندگی میں ایک دفعہ تدلیس کی ... تو اس کی ... روایت ... قبول نہیں ہوگی۔

موصوف نے اس مضمون میں ... حوالہ جات پیش کئے ہیں ... حوالہ جات کا ... مختصر ...

☆ ... 0321-5501877

امام شافعی کے قول کی تحقیق

ملتا ہے۔

(i) زبیر علی زئی نے جو مقدمہ پیش کیا [illegible] حوالوں میں [illegible] محدثین [illegible] کے ہیں۔

(ii) پیش کردہ محدثین [illegible] کے ان [illegible] حوالوں میں [illegible] حوالے ہیں محدثین [illegible] کے ہیں جن میں سے صرف امام نسائی رحمہ اللہ کی "کتاب الضعفاء" [illegible] کا قول نقل کر کے سکوت کیا ہے جس سے آپ ان حوالوں کی حیثیت سے آگاہ ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ امام نسائی کے حوالہ پر محدثین کرام کا سکوت ہے اور یہ محدثین کرام صرف ناقل ہی ہیں اور کسی بات پر سکوت کو ہی معتبر سمجھنا تو زبیر علی زئی کا موقف نہیں ہے۔ اگر موقف ہے تو پھر زبیر علی زئی سے عرض ہے کہ جن محدثین [illegible] نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر سکوت کیا تو ان کو بھی حدیث کی صحیح کی دلیل سمجھیں۔ حالانکہ یہاں زبیر علی زئی نے سکوت کو ہی صحیح سمجھنے پر اعتراض کیا ہے تو حوالوں کا [illegible] ہے [illegible] صحت نقل کرنا ہی بات نہیں ہے بلکہ ان کی بات اس وقت تک قابل قبول [illegible] جب تک کہ وہ طبقات کا [illegible] ثابت نہ کریں۔ مطلب یہ ہے جو اے نقل کرنا جس میں صرف امام نسائی کا اصول [illegible] کی تائید ہے [illegible] امام نسائی کے اصول میں حافظ ابن حجر اور دیگر محدثین سے تخصیصات ثابت ہیں [illegible] جب تک وہ طبقات کا [illegible] ثابت نہ کریں اپنے حوالہ جات [illegible] حافظ ابن حجر [illegible] امام نسائی کا قول نقل کر کے طبقاتی تقسیم کی ہے۔

(iii) زبیر علی زئی کے [illegible] حوالوں میں ۱۵ حوالے [illegible] صحت کے ہیں جن کی حقیقت آپ نے ملاحظہ فرمائی۔

(iv) زبیر علی زئی کے حوالوں میں ۵ حوالے [illegible] ہیں۔ جن کا [illegible] پہلے [illegible] چلتا ہے مگر پھر بھی زبیر علی زئی صاحب نے عددی گنتی کی [illegible] ثابت کرنے کے لئے ان حوالوں کو درج کیا ہے۔ جو سراسر بددیانتی اور جھوٹ کا پلندہ ہے

امام شافعی کے قول کی تحقیق:

اب ہم اصل مسئلہ پر بحث کرتے ہیں۔ پہلے تو یہ عرض کرتا ہوں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کتاب الرسالہ، فقرہ ۱۰۳۵ والے اصول کو مطلق اور کلی اصول ماننا ہی غلط ہے۔ کیونکہ زبیر علی زئی خود اپنی کتاب "نور العینین" میں اس اصول میں تخصیصات اور استثناء کے قائل ہیں۔ لہذا امام شافعی کے اصول کو ایسے عام قاعدہ کلیہ بنا کر پیش کرنا اور عوام الناس کو مغالطہ دینا مردود اور باطل ہے۔ یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ امام شافعی کا اصول کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں تخصیص اور استثناء موجود ہے۔ ان تخصیص اور استثناء میں مندرجہ ذیل دیگر امور بھی شامل ہیں

(i) مدلسین کے طبقات (ii) تدلیس کی کمی و زیادتی

(iii) ثقات سے تدلیس (iv) طول ملاقات

(v) خصوصی اساتذہ وغیرہم

لہذا ان مندرجہ بالا خصوصیات کو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے خلاف کہنا خود جناب کے اپنے اصول کے خلاف ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا منہج بھی اس اصول سے بالکل ہٹ کر اور الگ ہے۔ کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الرسالہ فقرہ ۱۰۳۵ میں یہ اصول لکھا ہے کہ مدلس کی صرف وہ روایات قبول کی جائیں گی جس میں حدثنی یا سمعت کا لفظ موجود ہو۔ مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے متعدد مدلسین سے عن والی روایات نقل کی ہیں۔ لہذا مندرجہ ذیل مدلس راویوں سے امام شافعی نے اپنی کتاب الرسالہ میں روایت کی ہیں۔

(i) محمد بن مسلم الزہری رحمہ اللہ (طبقہ ثالثہ کے مدلس) فقرہ ۳، ۵، ۳۳۳، ۵۶، ۹۵۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۶، ۷۴۸، ۷۵۳، ۷۵۵، ۸۱۱، ۸۸۲، ۹۰۹، ۱۱۲۲، ۱۱۸۸، ۱۲۰۹، ۱۳۰۵، ۴۲۳، ۵۰۵، ۱۲۴۲، ۷۱۱، ۷۴۷، ۷۵۳، ۸۴۲، ۸۴۰، ۸۳۳

(ii) محمد بن عجلان رحمہ اللہ طبقہ ثالثہ کے مدلس الرسالہ فقرہ نمبر ۷۷۴، ۹۰۰

(iii) ابن جریج رحمہ اللہ (طبقہ ثالثہ کے مدلس) الرسالہ فقرہ نمبر ۲۹۸، ۸۹۵، ۹۰۳

(iv) ابوالشیخ کی الطبقات، طبقات المحدثین باصبہان ... ۸۹۹،۸۹۰،۲۹۸

(v) سفیان بن عیینہ کی عن عن، (مقدمۃ التحقیق ...) ۲۹۵، ۳۰۲،۳۲۲ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ان کے علاوہ کتاب الام للشافعی سے درج ذیل مقامات ہیں جہاں مدلس کی عن والی روایت موجود ہیں

اعتراض: یہ عبارت ... امام شافعی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر ... تصریحات ... جوابات بیان کئے ہیں ... علی زئی غیر مقلد ... ص ۲۷ میں ۱۲۸ پر لکھتا ہے۔

1. امام شافعی کی اسناد و تحقیق وغیرہ لکھنے کے بغیر محض روایت بیان کرنا حجت پکڑنا ثابت نہیں ہے۔

2. یہ صرف وہ نقل ہے جن مدلسین کے سماع کی تصریح خود امام شافعی سے صراحتاً ثابت ہو بلکہ دوسری کتاب میں اس کی صراحت کافی ہے جیسے کہ صحیح بخاری یا صحیح مسلم کے مدلسین کی مرویات سے ہمارے ہاں علماء کرام کا عمل جاری و ساری ہے

جواب: زبیر علی زئی نے یہ جو بات اصول کی درستگی کی وجہ سے ... دو وجہ باطل ہیں۔

اول: زبیر علی زئی خود یہ جواب تحقیقی نہیں بلکہ مناظرانہ انداز ... باطل ہے

دوم: زبیر علی زئی صاحب ... امام شافعی رحمہ اللہ کے حوالے کی نشاندہی ... کتاب الام سے ... کریں جہاں امام صاحب نے کسی روایت سے ... اسناد صحیح نکالا ہو۔

سوم: زبیر علی زئی غیر مقلد کو بھی معلوم نہیں کہ امام شافعی کی کتاب الام میں ... معلوم نہیں ہے

چہارم: امام شافعی رحمہ اللہ کی اپنی کتاب الرسالہ میں بھی یہ روایت بصورت انقطاع ہے لہٰذا یہ تو غیر مقلد زبیر علی زئی کو خود بھی ماننا ہے مگر زبیر علی زئی غیر مقلد نے محدثین کرام کے [illegible] ہوتے امام شافعی کی کتاب الرسالہ فقرہ: ۱۰۳۵ کا حوالہ دیا ہے اس پر معلوم نہیں کیوں؟ لہٰذا معلوم ہوا کہ زبیر علی زئی غیر مقلد عوام الناس کو مغالطے دے رہے ہیں۔

پنجم: زبیر علی زئی کا امام شافعی کی کتاب الرسالہ کو صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی طرح سمجھنا غلط ہے۔ اور یہ لکھنا کہ [illegible] میں ہے کہ [illegible] کی تصریح خود امام شافعی سے صراحتاً ثابت ہو بلکہ دوسری کتاب میں اس کی صراحت کافی ہے جیسا کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کے مدلسین کی مرویات کے بارے میں علماء کرام کا فیصلہ [illegible] ہے۔ حافظ زبیر صاحب کی یہ بات بالکل باطل و مردود ہے کیونکہ اول تو کتاب الرسالہ کی صحت پر کوئی اجماع نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ جس طرح صحیح بخاری و صحیح مسلم کے بارے میں محدثین کرام کے اقوال موجود ہیں اس طرح کے اقوال امام شافعی کی کتاب الرسالہ کے بارے میں ثابت نہیں۔ غیر مقلد زبیر علی زئی کے ذمے ہے [illegible] کی شاگردی غیر مقلد زبیر علی زئی نے کی ہے۔ اگر سچے ہیں تو کسی ایک محدث سے ثابت کریں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب الرسالہ کی سب روایات محمول علی السماع ہیں۔ مزید یہ کہ یہ بات خود امام شافعی رحمہ اللہ کے اپنے اصول کے مخالف ہے کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ مدلس راوی کی عن والی روایت کو (جس میں سماع کی صراحت نہ ہو) لکھنے کے حق میں نہیں ہیں۔ لہٰذا زبیر علی زئی کا اعتراض مسترد اور باطل و مردود ہے۔

قارئین کرام! مسئلہ صرف یہ ہے کہ یا امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب الرسالہ فقرہ ۱۰۳۵ سے قبل پر عمل [illegible] ہیں؟ مگر یہ بات [illegible] ہوتی ہے۔ امام شافعی علیہ الرحمہ کا اپنا عمل [illegible] تھا۔

اعتراض [illegible]: زبیر صاحب مناظر [illegible] اپنی کتاب نور العینین ص ۲۵ پر فرماتے ہیں!

دوسرے یہ کہ امام شافعی نے کتاب الام میں محمد بن اسحاق [illegible] ابراہیم بن محمد بن ابی یحیٰ
الاسلمی [illegible] مسند وغیرہ [illegible] روایت بھی [illegible] ہے [illegible]
[illegible] سے تھے۔

جواب: [illegible] مقتدی [illegible] عموم [illegible] نص [illegible]
[illegible] جواب [illegible] مقتدی [illegible]
[illegible] امام شافعی رحمہ اللہ [illegible] روایت [illegible] امام شافعی [illegible]
[illegible]

دراصل [illegible] امام شافعی رحمہ اللہ [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] امام شافعی کا [illegible]
[illegible] امام شافعی رحمہ اللہ کے [illegible] قاعدہ [illegible]
[illegible] مقتدی [illegible] تخصیص کے قائل ہیں [illegible]
[illegible] محمد بن اسحاق [illegible] مسلم [illegible]
[illegible] امام شافعی رحمہ اللہ [illegible]
[illegible] مناظر [illegible]
[illegible] مقتدی [illegible]
[illegible] اصل [illegible] حقیقت [illegible]
مناظر [illegible]

اعتراض: [illegible] امام شافعی رحمہ اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible] امام شافعی [illegible]
[illegible] (ص 75)

جواب: یہ مقلد بریلوی کی روایتی ڈھٹائی ہے ... اپنی عبارت کے بارے میں ... تو ہمارا ... بات ... بدتمیزی کا جو مظاہرہ کیا ہے وہ بات تو قابل مذمت اور قابل شرم بات ہے ... اس بات کے بارے میں جو جھوٹ اور بہتان کی ... ہے اس کی مثال تو کہیں نہیں ملتی۔ مگر جب جواب ... کے مطابق بات سمجھائی تو جناب کو تو غصہ آگیا ... کی داد دیں کہ آپ کے اس علوم بدتمیزی کا ... جواب دے رہے ہیں۔

... جب ... تو میدان چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں تاہم ... کے ... صحیح ... سے جھوٹ ... کی ... کا ... بھی ... چھوڑنے سے بچ جائے گا

... ص ۳۲ ... کہ آپ نے حافظ ابن حجر ... سے ... یا نہیں ہے؟

"یہ ... تقسیم ... حافظ ابن حجر کے اصول ... سے متعارض ہونے کی وجہ سے بھی ناقابل قبول اور مردود ہے۔"

جناب آپ کو کیا ہو گیا ہے حافظ ابن حجر کے اقوال میں تعارض ثابت ... جب آپ ... کی بات ... میں ... حافظ ... بدتمیزی ... جناب ... کی ... تحقیق ... میدان میں ... ہیں۔

قارئین کرام ... مقلد ... بریلوی صاحب کی اس بدتمیزی سے آپ اندازہ لگا ... بات کا ... جواب ... صاحب ... کی بدتمیزی ... بات ... قابل ... کہ ... بات ... بریلوی صاحب ...

حافظ صاحب! آپ تو ہم جیسی کی بات کو ہی رد کر دیتے ہیں مگر یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان نہیں ہے

کئی بار آپ سے علمی مذہب اور غیر مقلدین علماء کرام سے تحقیق کی بھی بات پیش کی گئی ہے۔ ان علماء

کرام میں مندرجہ ذیل لوگ شامل ہیں

1) شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن السعد (تحقیق المسئلۃ فی التدلیس ص ۲۳)

2) ناصر بن حمد الفہد (منہج المتقدمین فی التدلیس ص ۲۳)

3) شیخ محمد طلعت (معجم المدلسین ص ۲۹)

4) ابو عبیدہ مشہور بن حسن (شرح ...) (جزء علوم الحدیث)

5) محمد حبیب احمد غیر مقلد (رسالہ محدث ... ۲۰۰)

6) مسفر بن سعید دمینی (التدلیس والمدلسین ص ۱۴۹)

لہٰذا حضرت راقم پر اعتراض کرنا نا انصافی ہے۔ بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول سے کبھی بھی ظاہر ہوتا

ہے کہ وہ مدلس کی عن والی روایت کو قبول نہیں کرتے تھے جبکہ ان کی "کتاب الرسالہ" اور "کتاب الام" سے

ثابت ہے اور یہ کبھی عرض کر دوں کہ یہ بات تو آپ جیسے صاحب سے متعدد مقامات پر جلیل القدر

محدثین کرام مثلاً ابن حبان، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے قول میں تضاد ثابت کر چکے ہیں

اور جو تضادات وہ آپ کے مطابق ان کی تشریح ہیں تو آپ سے ان

سے تعبیر کریں۔ مشہور شعر ہے کہ

وہ رنگ چھوڑ ... یک رنگ ہو جا ... سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

جناب! ان حضرات کی روشنی میں یہی بات کہی گئی ہے۔ محدثین کرام ... اب بھی

ہے اور شرم بھی ہے۔ ... مگر کوشش ہوتی ہے کہ کسی بھی شخص ... غیر مقلد یا حضرات کی ...

آ ... ہے ... یہ ایک علمی موضوع ہے لہٰذا اس موضوع پر علمی اور علمائے ... سے مجھے

مطالعہ کے بعد جو چیز صحیح ہو وہ عرض کر دیا ہے ... آپ ... ہے مگر یہ

عرض ... مشہور علماء غیر مقلدین حضرات آپ کے موقف سے متفق نہیں ہیں۔ لہٰذا آپ کے

آپ کے اساتذہ میں بدیع الدین شاہ راشدی، محب اللہ شاہ راشدی صاحب بھی شامل ہیں
جن سے آپ کی حدیث کی سند ملتی ہے آپ کی روایت کے حوالے ہیں۔ بلکہ آپ نے استاذ محب اللہ
شاہ راشدی سے اپنے مضمون جو رسالہ ... میں چھپ چکا ہے آپ کو رجوع کرنے کا کہا
تھا مگر رجوع کرنے کے بجائے آپ اپنے خود ساختہ اصول پر اٹل ہیں۔

زبیر صاحب رسالہ الحدیث شمارہ نمبر ۲۸ ص ... اور اپنی کتاب "انوار الطریق"
ص ۵ مطبوعہ ۲۰۰۵ء پر سفیان بن عیینہ کی عن والی روایت کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
"بطور فائدہ عرض ہے کہ سفیان بن عیینہ سے امام شافعی کی تمام روایات سماع پر محمول ہیں۔" (النکت للزرکشی ص ۱۸۹)

عرض یہ ہے کہ غیر مقلد زبیر علی زئی کو اپنے خود ساختہ اصول کو ثابت کرنے کے لئے یہ
حق تو حاصل ہو کہ وہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام شافعی کی سفیان بن عیینہ (مدلس)
سے عن والی روایات کو سماع پر محمول کریں مگر ہمیں یہ حق حاصل نہ ہو کہ امام حافظ ابن حجر
اور حافظ علائی ... کے قول سے سفیان ثوری کی عن والی روایت کو قبول کریں۔
قارئین کرام یہ بھی دیکھیں کہ جب یہاں وقف ثابت نہ ہو تو پھر علی زئی صاحب کا قول قابل
قبول اور ہم ... نہ ہو تو پھر دلائل کے انبار کو بھی رد کر دیا جائے۔ مزید عرض کرتا ہوں کہ حافظ ابن حجر
رحمہ اللہ کے طبقات المدلسین میں امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے علاوہ نہیں بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ
کے قول میں تخصیص اور استثناء ہے لہٰذا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے طبقات و جمہور کے خلاف کہنا
باطل ... زبیر علی زئی یہ مقلد علامہ زرکشی کے حوالے سے سفیان بن عیینہ کی عن والی روایت
محمول علی السماع ... تخصیص ... حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے طبقات و جمہور کے خلاف
ہو کر ... کیا یہ اسی کا نام تحقیق ہے؟ ... تحقیق ... آپ کی ... یہاں مختصر
عرض ... زرکشی سے النکت ص ۱۸۹ پر امام
شافعی ... سفیان بن عیینہ ...

[illegible]

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی پر ایک اعتراض کا جواب

اعتراض [illegible] ملفوظات اعلیٰ حضرت [illegible]
[illegible] صحابی [illegible]

جواب قارئین محترم [illegible] قاری نام کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مخالفین کی چال بازی [illegible]
[illegible] عبد الرحمن قاری [illegible]
[illegible] اعلیٰ حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
ملفوظات اعلیٰ حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱) [illegible]

۲) [illegible]

۳) [illegible]

۴) [illegible]

گزارش دل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک غلط فہمی اور اسکا ازالہ [illegible]

[illegible]

تعالیٰ اعلم بالصواب

[illegible]

اسلام میں گداگری کی ممانعت

[illegible]

[illegible] 192 [illegible] 332

[illegible]

صدقہ [illegible]

[illegible]

[illegible] 167

0300-6491308

[illegible]

سوال کرنے کی مذمت

[illegible]

مفتی محمد [illegible] مصطفیٰ [illegible] ☆

مسائل شرعیہ اور ان کا حل

سوال بعض سادات جب غیر سید سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میں سید ہوں اور تو متقی ہے۔ اسی طرح بعض غیر سید جب سید سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ میں متقی ہوں اور آپ سید ہیں۔ یعنی متقی کے مقابلے میں سید اور سید کے مقابلے میں متقی والا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ شرعی طور پر ایسا کہنے میں کیا حکم ہے، کیا سید متقی نہیں؟ (السائل: حافظ محمد مسعود)

الجواب ایسا کہنا سادات کے لیے مناسب ہے اور نہ ہی غیر سادات کے لیے۔ سادات اور غیر سادات متقی ہونے میں سب برابر ہیں۔

سوال دونوں ہاتھ جوڑ کر سلام کرنا درست ہے یا نہیں؟ (سائل: ظفر محمود قریشی)

الجواب سلام کرتے ہوئے سینے پہ ہاتھ رکھنا جو پاکستان کے بعض علاقوں میں مروج ہے، اہل علم بھی ایسا کرتے نظر آتے ہیں۔ جبکہ بوقت ملاقات صرف مسنون طریقے سے سلام [illegible] کرنا چاہیے، ہاتھ جوڑنا خلاف سنت ہے۔

سوال [illegible] اس مسئلہ میں قرآن مجید کے [illegible] پڑھتے ہوئے [illegible] کے لئے [illegible] قرآن کی تلاوت سے [illegible] طریقہ اختیار کیا جائے؟ (محمود [illegible])

[illegible]

جواب قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا [illegible] ہیں اس قابل ہیں کہ [illegible] تلاوت کی جائے [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ [illegible] لکھتے ہیں [illegible] سید [illegible]

[illegible]

☆ [illegible] دارالعلوم [illegible]

ہے کیونکہ اس سے بھی ایک قسم کی اہانت ہوگی کہ مصحف پیروں کے نیچے روندا جائیگا (درمختار ج ۲
ص ۹۳)

دفن کرنے میں اس طرح کی کوئی اہانت نہیں ہوتی، اور قبر میں یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ... کو
کسی پاک جگہ دبا دیا جائے جبکہ جلانے میں ایک طرح کی اہانت ہے۔

علامہ محمود عینی فرماتے ہیں ہمارے حنفیہ نے فرمایا جب مصحف اتنا بوسیدہ ہو جائے کہ اس
سے فائدہ حاصل نہ کیا جا سکے تو اسے کسی پاک جگہ دفن کر دیا جائے۔ (عمدۃ القاری ج
ص ۱۰۱)

علامہ ... یوں لکھتے ہیں بوسیدہ مصحف پاک زمین میں دفن کیا جائے ... جائے۔ (الاتقان ... ص ۲۰۰)

پانچ سو علماء کا فتوی سلطان اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے دور حکومت میں موجود سلطان کے تحت جلیل القدر پانچ سو علماء کے مرتب فتاوی میں ہے ''مصحف جب پرانا ہو جائے اور اس سے تلاوت نہ ہو سکے تو اسے ... میں دفن کیا جائے۔ (فتاوی عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۳)

اسی میں ہے ''مصحف جب پرانا ہو جائے ... اس سے تلاوت نہ کی جا سکے اور اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ (ایضا)

علامہ شامی لکھتے ہیں منتقی میں لکھا ہے کہ جب مصحف پرانا ہو کر بوسیدہ ہو جائے تو اس کو ... احسن ... جیسے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور اولیاء (علیہم الرضوان) کو دفن کیا جاتا ہے اور یہی حکم کتابوں کا ہے جب بوسیدہ ہو جائیں ... ان کا حکم بھی یہی ہے ... بغلی قبر ... کیونکہ ... اصل ... جاتے ہیں اور ذخیرہ میں ہے کہ جب مصحف پرانا ہو جائے اور اس سے ... ہو جائے تو اس کو آگ میں نہیں جلایا جائے گا ... کی طرف ... پاک کپڑے میں لپیٹا جائے ... ایک ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا فتویٰ [illegible]

دینا بعض صورتوں میں جائز ہے ... بلکہ ملائکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین کے جائز ہے۔ کما فی الدر المختار: الکتب التی لا ینتفع بہا یمحی عنہا اسم اللہ وملائکتہ ورسولہ ویحرق الباقی واللہ تعالیٰ اعلم و [illegible]

معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے ناقابل استعمال پرانے نسخے اور بوسیدہ اوراق کی حفاظت جس سے اس کا تقدس اور ادب زیادہ محفوظ رہ سکے یہی ہے کہ ایسے نسخوں اور اوراق کو کسی بہتر طریقے سے دفن کیا جائے۔ ہاں چونکہ بلاتکلف پاک ناپاک جگہ سے گزرتا اور ٹھہرتا ہے حتیٰ کہ جانور تک ان میں پیشاب وغیرہ کرتے ہیں دریا میں پاکی ناپاکی کی حالت میں نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں تو ایسے پانی میں بہانے سے ... جہاں تک جلانے کا تعلق ہے اس سے جہاں علماء ناپسند ... ہیں وہاں تو عوام الناس بھی اس فعل کا اچھا تصور نہیں رکھتے بلکہ فعل کے مرتکب کے خلاف ... احتجاج بلند کرتے ہیں۔

چنانچہ ... میں ... بعرف احوال ... بھی وہ شخص جو ... سے بے خبر اور جاہل ہے کہ مطابق ... چاہیے کہ ... کافی ہیں۔

دورِ عثمانی میں احراق مصاحف پرانے مصاحف اور اوراق کو جلانے کے جواز کے قائلین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں مصاحف کے جلانے کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں جس کا پس منظر یہ ہے کہ اسلام ... جب وسیع ہو گیا تو نئے مسلمانوں نے قرآن ... جس استاد سے جس طرح تلفظ اور قرأت سے سیکھا تھا ان میں اور دوسرے مسلمانوں میں جن کو دوسری قرأت میں تعلیم دی گئی تھی اختلاف پیدا ہونے لگا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہا کہ اس امت کو بچا لیجئے اس سے پہلے کہ ان میں یہود و نصاریٰ کی طرح اختلاف پیدا ہو۔ ([illegible])

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ ... کے سامنے پیش کیا اور صحابہ کے اتفاق سے آپ نے حضرت حفصہ سے منگوائے ... جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

پہنچا دیا گیا تھا اور قرآن مجید کے وہ نسخے نذر آتش کر دیے جو مختلف حضرات کے پاس موجود تھے

جلانے کی وجوہات و اسباب شارح بخاری علامہ کرمانی علیہ الرحمہ اس جگہ لکھتے ہیں "اگر تو کہے کہ قرآن مجید کو جلانا کیونکر جائز ہو سکتا ہے تو میں کہوں گا کہ جلایا وہ گیا تھا جو منسوخ تھا یا جو غیر قرآن کے ساتھ خلط ملط ہو چکا تھا (کرمانی ج ۱۸ ص ۹ و عمدۃ القاری ج ۲۰ ص ۸)

ملا علی قاری فرماتے ہیں "حضرت عثمان نے نذر آتش اسے کیا جو قرآن نہ تھا یا قرآن سے خلط ملط ہو گیا تھا مگر سب سے بہتر جواب یہ ہے [illegible] اور مصحف جلانے ہی کو اس لیے ترجیح دی کہ اس سے یہ شبہ دور ہو جاتا ہے کہ انہوں نے کچھ قرآن چھوڑ دیا کیونکہ اگر وہ قرآن یا غیر منسوخ ہوتا تو مسلمان اسے جلانا [illegible] (مرقات ج ۲ ص ۳۶)

[illegible] طبری نے شعیب سے روایت کی ہے "جناب عثمان نے ہر وہ مصحف نذر آتش کرنے کا حکم دیا جو ان مصاحف کے خلاف تھا جنہیں بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا" (بحوالہ تاریخ [illegible] ص [illegible] کتاب المصاحف ص [illegible] "الحجۃ [illegible] ص ۹۹")

علامہ کرمانی فرماتے ہیں "وہ مصاحف نذر آتش کیے گئے جن میں غیر قرآن قرآن سے ملا ہوا تھا یا قرأت شاذہ یا وہ قرأتیں تھیں جو منسوخ ہو چکی تھیں انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس لیے نذر آتش کرایا کہ اختلاف ختم ہو جائے [illegible] ص ۱۸ ص ۹)

[illegible] کوئی شخص ان مصاحف کو پیش کر کے مسلمانوں میں پھر اختلاف و انتشار پیدا کرے [illegible] ایک قرآن [illegible] معلوم ہو کہ آپ کا یہ اقدام ضرورت کے تحت تھا [illegible] المصحف

[illegible]

علامہ عاصمی عباس کی تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ ابن حجر کی رائے [illegible]

[illegible]

کسی نے انکار نہ کیا [illegible]

[illegible]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یہی کرتے [illegible]

[illegible]

اعلان علی [illegible]

[illegible]

جیسا کہ

چنانچہ

تحقیق و تحریر: فیصل خان ☆

زبدۃ التحقیق کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ افضلیت شیخین جو کہ اہل سنت و جماعت کے ہاں متفق علیہ ہے لیکن کچھ عرصے سے اہل سنت کے بعض حلقوں میں متنازعہ بنا دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس سلسلے میں جناب محترم قبلہ سید عبدالقادر جیلانی صاحب کی کتاب "زبدۃ التحقیق" منظر عام پر آ چکی ہے۔ محترم قبلہ شاہ صاحب نے اپنی کتاب زبدۃ التحقیق میں اپنا عقیدہ واضح طور پر ظاہر فرماتے ہیں۔

اپنا عقیدہ اس حیثیت کی کے جناب ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں بحیثیت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق ... کے افضل الامت ہونے کا ہے مگر ان کا محبوبؓ ... امامت و ولایت سے عاری نہیں ہو جائے گا۔ جو وہ اس کی اس بارے سے مختلف لکھتے ہیں۔

قبلہ محترم شاہ صاحب کا یہ موقف دو نکات پر مشتمل ہے کہ:

1 ان کا اپنا عقیدہ حضرت ابوبکر صدیق کو افضل امت ہونے کا ہے

2 جس حساب سے ابوبکر صدیق کو افضل الامت کہیں تو ان کی حیثیت سے صدیق نہیں کیا جا سکتا ہے

قبلہ محترم شاہ صاحب کے اس موقف کے دونوں پہلوؤں کی تنقیح ... وضاحت طلب ہے تاکہ معاملہ صاف اور آشکار ہو سکے۔ قبلہ محترم شاہ صاحب ... تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے افضل الامت ہونے کا کہا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ زبدۃ التحقیق میں ... پر حضرت ابوبکر صدیق سے انتخاب خلافت ... کے بعد ... روایات پر اعتراض بھی کیے جس کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر ... اہل سنت سے ... مقصد یہ ہے کہ ایک طرف تو قبلہ شاہ صاحب زبدۃ التحقیق میں ... پر لکھتے ہیں کہ "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت بحیثیت خلیفہ، خلافت کے متعلق ہے اور اس حیثیت سے آپ افضل الامت ہیں" مگر ساتھ ہی ساتھ شاہ صاحب زبدۃ التحقیق میں حضرت ابوبکر کی افضلیت والی روایات پر اعتراضات بھی وارد کرتے نظر آتے ہیں۔

چنانچہ میں محترم قبلہ سید عبداللہ شاہ صاحب سے ایک سوال ضرور کروں گا کہ ... آپ نے ...

[illegible] صدیق افضل الامت [illegible] صاحب سے [illegible]

[illegible] کردیں کہ [illegible] صاحب سے [illegible]

[illegible] کے آخری سطر میں [illegible] جس میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] افضل الامت [illegible]

[illegible] پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] 484 [illegible] 2011 [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے اور ممکن ہو تو بھی اس مسئلہ میں کسی بڑے عالم کی تقلید کر لی جائے

8 [illegible] شیخ [illegible] تو جس طرف [illegible] اقوال [illegible] مگر یہ [illegible] لوگوں کے لئے ہی ہے کیونکہ عوام [illegible] صلاحیت نہیں ہوتی ہے [illegible] صورت میں علماء کے فتویٰ کی پیروی [illegible] تمام [illegible] طرف [illegible] عالم سے فتویٰ کی پیروی کرے [illegible] یہاں یہ بات اہم ہے کہ [illegible] عوام و جاہل لوگوں کیلئے ہے [illegible] کے مقابلہ [illegible] جس کا [illegible] ہے۔

9 [illegible] معلوم ہوا کہ عام یا جاہل آدمی [illegible] عالم [illegible] پر عمل [illegible] تو فتویٰ بھی [illegible] قابل قبول نہیں ہوتا [illegible] جس میں کتاب وسنت [illegible] واقفیت اور [illegible] حاصل ہو [illegible] اس میں اجتہاد کی قابلیت بھی ہو۔

7 [illegible] کے قول سے یہ بھی واضح ہو [illegible] استدلال [illegible] ہے۔ چونکہ کسی بھی صحابی کے [illegible] کو ترک کرنے سے [illegible] ایک [illegible] اور جمہور علماء [illegible] ضعیف کہا اور [illegible] کر دیا۔

[illegible] مسئلہ التصحیب میں [illegible] محترم [illegible] شاہ صاحب [illegible] کا استدلال [illegible] مسئلہ التصحیب میں صحابہ [illegible] اور صحابہ کرام کے [illegible] میں سے کسی ایک [illegible] قول پر عمل [illegible] چونکہ تمام صحابہ [illegible] ہیں اور کسی کے بھی ایک قول پر عمل [illegible] سے اہل سنت سے خارج [illegible]

[illegible] کے قول سے [illegible] اقوال میں سے حق ایک ہی ساتھ ہوگا [illegible] مطلب یہ [illegible] التصحیب میں [illegible] میں سے کسی ایک ہی صحابی کا قول حق ہوگا [illegible] مسئلہ میں [illegible] قرآن وسنت اور [illegible] اصولوں پر [illegible] صحیح نہیں [illegible] اس حدیث [illegible] ضعیف [illegible] محترم [illegible] شاہ صاحب نے [illegible] شاہ صاحب سے [illegible] اقوال [illegible] کیونکہ [illegible] شاہ صاحب کے [illegible] دلائل میں سے

2011 [illegible]

90% [illegible] 10% [illegible]

[illegible] حضرت ابوبکر صدیق [illegible]

[illegible]

[illegible] معلوم ہے

[illegible]

[illegible] 2011 [illegible]

[illegible]

[illegible] بلکہ اصول اسماء الرجال کی روشنی میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (جامع البيان [illegible])

[illegible]

[illegible] (١٩٩٧)

[illegible]

قال أبو عمر كلام اسماعيل هذا حسن جداً۔

[illegible]

[illegible]

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

4 [illegible]

5 [illegible]

6 [illegible]

7 [illegible]

صحیح کہ یہ روایات ایک معاملہ ہو جائے تو عمر کی کہ ہو جائے۔ (سنن الدارقطنی رقم ۱۰۲۹۱، مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۳۶۹)

اس تحقیق سے واضح ہو گیا کہ صحابہ کرام نے بھی حق کی دلیل کو مانا اور یہ نہ کہا کہ میں بھی ہدایت پر ہوں اور تم بھی ہدایت پر ہو۔ لہٰذا یہ موقف اختیار کرنا محل نظر ہے کہ صحابہ کرام کی جس حدیث کو بھی لیا جائے تو صحیح ہوگی۔

عالموں کے دو متضاد اقوال پر عمل کی تحقیق:

ہمارے اس دور میں یہ بات بڑی ہی عجیب اور اصول کے خلاف ہے کہ مسئلہ افضلیت میں فلاں کا قول فلاں سے مختلف و متعارض یا متضاد ہے تو پھر اس پر کیا حکم لگایا جائے۔ کیا مسئلہ افضلیت ابوبکر صدیق پر ان علماء کرام کو اہل سنت سے خارج کر دو گے۔ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ فتویٰ دینا تو مفتی کا کام ہے ہر عالم کو یہ سب اس لیے کہ وہ فتویٰ لگائے کیونکہ اگر مفتی کی شرائط پڑھیں تو آج کے دور میں شاید ہی کوئی آپ کو مفتی نظر آئے سوائے چند شخصیات کے۔ لہٰذا مسئلہ افضلیت پر بات فرقہ بندی کا سبب بنا ہے اور اب تفضیل کی اتنی بات ہو رہی ہے وہ قواعد و ضوابط اور مسلمہ اصول کے سراسر خلاف ہے۔ لہٰذا اس قسم کی فتویٰ بازی سے گریز کرنا چاہیے مزید یہ عرض کر دوں کہ فتویٰ ایسے شخص پر لگایا جاتا ہے جس کی نظر میں تمام دلائل اور ثبوت ہوں اور پھر وہ اس کا انکار کرے۔ اگر کسی کی نظر یا مطالعہ میں دلائل ہی نہ ہوں تو ایسے موقف پر فتویٰ لگانا بڑی جرأت کا کام ہے اور وہ اس مسئلہ پر معذور سمجھا جائیگا۔ اب اس مسئلہ افضلیت میں جس عالم کے مطالعہ میں جس قسم کے دلائل تھے انہوں نے اس مسئلہ افضلیت پر اسی قسم کا موقف اختیار کیا۔ یہ بات سمجھنے کی ہے کہ علماء کرام اور مجتہدین کے بھی مراتب تھے۔ لہٰذا اس مراتب کا خیال رکھتے ہوئے ان کے اقوال کو پرکھنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض عالم کسی ایک فن کا ماہر ہوتا ہے تو دوسرا کسی دوسرے فن کا۔ ایک عالم علم تفسیر کا ماہر ہوگا تو دوسرا علم حدیث کا، ایک عالم منطق کا ماہر ہوگا تو دوسرا فلسفہ کا اور ان تمام عالموں سے مجتہد کی شان اور فضیلت سب سے بڑھ کر ہے اور مجتہد کے بھی کئی مراتب ہیں۔

اقوال متضاد اور امام حربی: امام حربی شاگرد امام شافعی کا دو علماء کے متضاد اقوال کے بارے میں قول ملاحظہ کریں: "لم تصح هذا الرأي الناهين المختلفين؟ فتفحص منهما ما أشبه الدليل وبطل ما أبطله الدليل" (جامع بیان العلم ۲/۱۱۵)

ترجمہ: "تو اختلاف رکھنے والے دونوں عالموں کے اقوال سے کسی ایک روایت کو کیوں اختیار کرے؟ جو قول دلیل سے صحیح ثابت ہو جائے اسے لو اور جو باطل ثابت ہو اسے چھوڑ دو۔"

حافظ ابن عبدالبر کا فیصلہ: امام مزنی کے اس قول پر حافظ ابن عبدالبر ان الفاظ میں فیصلہ صادر کرتے ہیں: "ما ألزمه المزني عندي لازم" (جامع البیان العلم ۲/۱۱۰)

یعنی امام مزنی کا استدلال بالکل درست ہے اور میں بھی اسی کا قائل ہوں۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ علماء کرام کے متعارض اقوال میں سے ایک کا قول قرآن و سنت اور آثار کی روشنی میں اخذ کرنا ضروری ہے۔

حدیث اصحابی کالنجوم کا تحقیقی جائزہ: محترم قبلہ شاہ صاحب کے موقف کی بنیاد حدیث اصحابی کالنجوم کا بھی قارئین کرام کے لئے مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

1۔ امام مزنی حدیث اصحابی کالنجوم کے بارے میں لکھتے ہیں: "ان صح هذا الخبر فمعناه فيما نقلوا عنه وشهدوا به عليه فكلهم ثقة مؤتمن على ما جاء به لا يجوز عندي غير هذا وأما ما قالوا فيه برأيهم فلو كانوا عند أنفسهم كذلك ما خطأ بعضهم بعضاً ولا أنكر بعضهم على بعض ولا رجع منهم أحد الى قول صاحبه فتدبر" (جامع البیان العلم ۲/۱۱۶)

ترجمہ: امام مزنی نے حدیث اصحابی کالنجوم کی تشریح میں کہا ہے اگر یہ حدیث صحیح ہے (جو کہ ضعیف ہے) تو معنی یہ ہیں کہ روایت دین میں تمام صحابی ثقہ اور معتبر ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی معنی میرے نزدیک درست نہیں کیونکہ اگر تمام صحابہ اپنی رائے کو درست اور غلطی سے مبرا سمجھتے ہوتے تو آپس میں ایک دوسرے کی تغلیط کرتے اور نہ ہی اپنے کسی قول سے رجوع کرتے ہوتے حالانکہ بے شمار مواقع پر صحابہ کرام ایسا کر چکے ہیں۔

2۔ محدث بزار حدیث اصحابی کالنجوم کے بارے میں لکھتے ہیں: "هذا الكلام لا يصح عن النبي ﷺ" (جامع البیان العلم ۲/۱۱۱) یعنی یہ کلام (اصحابی کالنجوم) نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس روایت میں راوی ضعیف ہیں مگر طوالت کی وجہ سے اس مقام پر صرف محدث بزار کا حوالہ نقل کر دیا ہے۔ اگر کسی نے اس حدیث پر کلام کیا تو ان شاء اللہ تفصیل مذکور ہوگی۔

مزید یہ کہ محدث بزار نے حدیث اصحابی کالنجوم کو صحیح حدیث علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین بعدی کے بھی خلاف لکھا ہے۔ (جامع البیان العلم ۲/۱۱۱)

نتیجہ: قارئین کرام اس تفصیل سے یہ واضح ہوا کہ اگر کسی مسئلہ میں نصوص یا اقوال متعارض ہوں تو دلائل کی روشنی میں کسی ایک کو ترجیح ہوتی ہے اور یہ کہ حدیث اصحابی کالنجوم بھی ضعیف ہے۔ لہٰذا محترم قبلہ شاہ صاحب کا اپنی کتاب ذرہ التحقیق میں اقوال متعارضہ مذہب الفضیلت میں نقل کر کے یہ ارشاد فرمانا کہ ان اقوال میں سے کسی ایک کو

تبصرہ نگار: افضل شاہد اعوان

تعارف و تبصرہ کتب

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔ ادارہ کا کتاب کے مضمون سے کلی طور پر متفق ہونا ضروری نہیں۔

۱) مقالات سلطانیہ

مصنف: شیخ الاسلام خواجہ حافظ سلطان محمود دریاوی مدظلہ العالی

صفحات: ۳۸۳ ہدیہ: ۱۵۰

ناشر: بزم سلطانیہ (0300-5193811 صاحبزادہ محمود احمد)

شیخ طریقت حضرت علامہ حافظ سلطان محمود دریاوی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ دریائے رحمت شریف حضرو ضلع اٹک کو اللہ تعالیٰ نے یہ وصف عطا فرمایا ہے کہ آپ خانقاہی ذمہ داریاں بحسن و خوبی سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ دینی کتب کے مطالعہ اور مختلف تازہ مسائل کی تحقیق میں لگے رہتے ہیں۔ پیر صاحب قبلہ نے احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ نے نہ صرف تقریر میں بدعقیدہ لوگوں کا رد کیا ہے بلکہ مختلف اوقات میں مختلف مسائل پر علمی تحقیقی کتابچے اور اشتہارات بھی شائع کیے ہیں۔ جن میں آپ نے اجمالی مختصر انداز میں مسلک حق کو مخالفین پر واضح کیا ہے۔ ان رسائل و اشتہارات کے مطالعہ سے آپ کے وسیع المطالعہ ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب "مقالات سلطانیہ" حضرت پیر صاحب کے مختلف ادوار میں شائع ہونے والے کتابچوں اور اشتہارات کو مزید اضافوں اور تخریج کے ساتھ "مقالات سلطانیہ" کے نام سے دوبارہ یکجا کر کے شائع کیا گیا ہے۔ یہ مقالات اجمالی تحقیق اور معلومات افزا ہیں۔ یہ کتاب علماء اور عوام دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔

۲) مفتاح الجنۃ

مصنف: آغا محسن بلال درانی کراچی (0332-8989271)

صفحات: ۱۰۰ ہدیہ: دعائے خیر ناشر: دربار کریمی لوسر بیر راولپنڈی

بنیادی طور پر یہ کتاب فرمودات و معمولات کریمیہ پر مشتمل ہے۔ اس میں فلسفۂ طریقت و شریعت، عصر حاضر کے مسلمانوں کے جملہ مسائل کا حل، نماز تہجد، کریمیہ سلسلے کا وظیفہ، فضیلت ذکر، فضیلت درود پاک، ختم کریمی، ختم خواجگان اور شجرہ نقشبندیہ مجددیہ کریمیہ کے علاوہ ضمناً کئی دوسرے گوشوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

۳) مولود کعبہ کون؟

مصنف: علامہ قاری محمد اقبال (0300-6235167) صفحات: ۸۰ ہدیہ: ۵۰

ناشر: ادارۃ التحقیق جامعہ محمدیہ فاروقیہ رضویہ شادیوال گجرات

۴) سوئے حجاز یا سوئے ایران

تحریر: صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی

صفحات: ۲۳ ناشر: مرکزی جماعت اہل سنت تحصیل گوجرخان

ملنے کا پتہ: مکتبہ غوثیہ مہریہ رضویہ میلاد چوک گرمنڈی مین بازار گوجرخان

۵) پیر سید مہر علی شاہ اور تحریک خلافت

مصنف: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ

صفحات: ۳۲ ہدیہ: تعاون پچیس کے ڈاک ٹکٹ

ملنے کا پتہ: ادارہ مظہر اسلام ... پوسٹ کوڈ ۳۸۰۴۰۵

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆